خواتین کے لیے صاف ستھرا تفریحی ادب
ماہنامہ
آنچل
کراچی
Naeyufaq.com
عید الاضحی
مبارک

ماہنامہ آنچل کراچی

بانی مدیرہ	زیب النساء
مدیر اعلیٰ	مشتاق احمد قریشی
مدیرہ	قیصر آراء
نائب مدیرہ	سعدیہ نثار
گروپ ایڈیٹر	طاہر احمد قریشی
مدیرہ معاون	جویریہ احمد
	روبینہ احمد

جلد	41
شمارہ	05
اگست	2019

اشتہارات اور دیگر معلومات
0300-8264242

رکن آل پاکستان نیوز پیپرز سوسائٹی
رکن کونسل آف پاکستان نیوز پیپرز ایڈیٹر
رکن چیمبر آف کامرس

naeyufaq.com

/Naeyufaq Aanchal & Hijab official group

/women.magazine
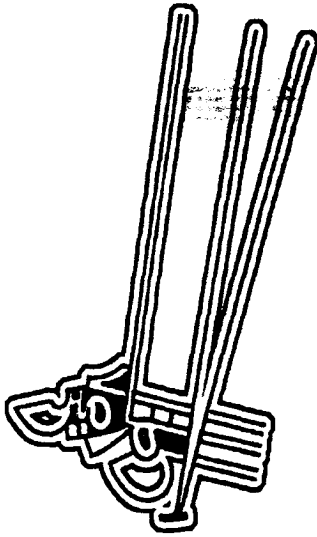
ابتدائیہ

دانش کدہ

ہمارا آنچل

سلسلہ وار ناول

مکمل ناول

افسانہ
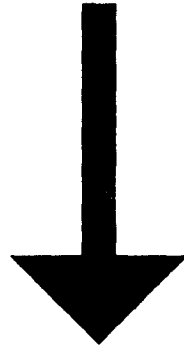
پبلشر مشتاق احمد قریشی پرنٹر جمیل حسن مطبوعہ ابن حسن پرنٹنگ پریس ہاکی اسٹیڈیم کراچی
دفتر کا پتا: 81 نمبر بیرکس، ہاکی کلب آف پاکستان، اسٹیڈیم نزد آنچل پریس کراچی 75510

سرورق...... عائشہ ملک میک اپ...... ماہ روز بیوٹی پارلر عکاسی...... ایم کاشف

مستقل سلسلے

خط وکتابت کا پتہ: "آنچل" پوسٹ بکس نمبر 75 کراچی 74200 فون: 021-35620771/2
فیکس: 021-35620773 یکے از مطبوعات نئے افق پبلی کیشنز۔ ای میل Info@naeyufaq.com

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'
اگست ۲۰۱۹ء کا شمارہ آپ کے ذوق مطالعہ کی تسکین کے لیے حاضر ہے۔
اہلِ وطن کو پاکستان کا ۷۲ واں یوم آزدی اور عید الاضحی مبارک ہو

بہتر سال پہلے برصغیر پاک وہند برطانیہ کے ہاتھوں آزاد ہوا تھا۔ آزادی کی جدوجہد اتنی قوی اور پرُ جوش تھی کہ برطانیہ کو گھٹنے ٹیکنے پڑے اور پروانہ آزادی دینا پڑا پھر دو ملک عالم وجود میں آئے۔ بھارت اور پاکستان۔ دیکھنا یہ ہے کہ بھارت نے کیا کھویا' کیا پایا اور پاکستان نے کیا کھویا' کیا پایا؟ پاکستان نے الگ شناخت کے علاوہ کچھ نہ پایا بلکہ اپنا ایک حصہ گنوادیا۔ اس وقت سے کھونے کا عمل اتنا پختہ ہوا کہ پاکستان صرف کھوہی رہا ہے۔ جو آزادی ملی تھی اُسے بھی کھو رہا ہے اور تو اور' ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے ہم ایسے رسیا ہوگئے ہیں کہ ملک کے مزید ٹکڑے کردینے پر تیار ہو چکے ہیں۔ اگر ہمارا رب' ہمارا خالق اسے سلامت رکھنا چاہے گا تو ان شاء اللہ پاکستان برقرار رہے گا ورنہ ہمارے اعمال تو اس قابل نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رحمتوں سے نوازے' اس کے باوجود' ہمارا خالق' ہم سے رحم کا معاملہ کررہا ہے۔

ہم اس وقت بیٹھے یہ سوچ رہے ہیں کہ وہ قومیں جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں انتہا کو پہنچ جاتی ہیں وہ مٹادی جاتی تھیں (اس آخری قوم کو مٹایا تو نہیں جائے گا تاقیامت) مگر نافرمانی کی سزا تو ضرور ملے گی اور یہ سزا پاکستان کے قیام کے ساتھ ہی شروع ہوگئی تھی۔ پاکستان کی بنیادوں میں مسلمانوں کا خون ناحق موجود ہے۔ خونِ مسلم کی ارزانی کا یہ عالم ہے کہ دنیا کے کسی خطے میں یہ اتنا بے وقعت نہیں۔ پاکستان کے درودیوار' خون ناحق سے رنگے ہوئے ہیں۔ انہیں غیروں نے نہیں اپنوں نے رنگین بنایا ہے۔ یہی وہ سزا ہے جسے ہم سمجھ نہیں پارہے۔ غیر مسلم میں تو اتنی جرأت ہی نہیں کہ مسلمانوں پہ ہاتھ اٹھا سکے۔ وہ یہ کام اپنوں کے ذریعے کرار ہا ہے۔ آیئے اللہ سے پناہ کی دعا مانگیں اور شیطان مردود کے شیطانی وسوسوں سے محفوظ رہنے کی دعا کریں اور اللہ پاکستان کو قائم ودائم رکھے اور کوئی نجات دہندہ بخش دے۔ آمین

عید قرباں ہمارا مذہبی تہوار ہے اور اس مہینے کی قمری دس تاریخ کو ہر مسلمان جو صاحب حیثیت ہوتے ہیں قربانی کا فریضہ انجام دیتے ہیں اور رشتہ داروں' ہمسایوں اور غرباء میں قربانی کا گوشت تقسیم کرتے ہیں' یہ مہینہ ہمیں ایثار و بھائی چارے کا درس دیتا ہے۔

حج کی سعادت حاصل کرنے کے لیے جانے والوں کو خیر وعافیت کی دعا پہنچے اور اللہ تعالیٰ ان سب کی حاضری کو اپنی بارگاہِ الٰہی میں قبول ومقبول فرماکر امت مسلمہ کے لیے کامیابی وعروج کا باعث بنائے آمین۔

ہم سب اور آپ کی ہردل عزیز مدیرہ قیصر آرا آپی گزشتہ کئی ہفتوں قبل فالج سے متاثر ہوگئی تھیں اور اب الحمدللہ وہ کچھ بہتر ہیں اور گھر آگئی ہیں اور گھر پر ہی ان کا علاج کیا جارہا ہے آپ سب قارئین اور مصنفین سے التماس ہے کہ وہ اپنی دعاؤں میں قیصر آپی کو بھی یاد رکھیں۔ اللہ رب العزت انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے آمین۔

اس ماہ کے ستارے:
صدف ریحان گیلانی' رابعہ افتخار' صباء ایشل' نظیر فاطمہ' صباء سحر۔

اگلے ماہ تک کے لیے اللہ حافظ۔

نائب مدیرہ
سعیدہ نثار

حمد

جو اسم ذات ہویدا ہوا سر قرطاس
ہوا خیال منور مہک گیا احساس

اگر ہیں نعمتیں اس کی شمار سے باہر
تو حکمتیں بھی ہیں اس کی ورائے عقل وقیاس

ہے ارتباط عناصر اسی کی قدرت سے
اسی کے لطف سے قائم ہے اعتدال حواس

کیے خلا میں معلق ثوابت و سیار
بغیر چوب کیا خیمۂ فلک کو راس

عجیب ذکر الٰہی میں ہے اثر تائب
مٹائے زیست کی تلخی بجھائے روح کی پیاس

حفیظ تائب

معراج نظر گنبد و مینار کا عالم
تسکین دل و جاں در و دیوار کا عالم

ہر شے میں مدینے کی ہے فردوس کی خوش بو
جو پھولوں کا عالم ہے وہی خار کا عالم

وہ نگری ہے گہوارۂ ایثار و مساوات
منعم کا جو عالم ہے وہی نادار کا عالم

فردوس یہ ساماں ہیں مدینے کے نظارے
جو دشت کا عالم ہے وہی گل زار کا عالم

اقبال خوشا یاد شب و روز مدینہ
ہے خواب میں بھی دیدۂ بیدار کا عالم

اقبال عظیم

editor_aa@naeyufaq.com
www.facebook.com/EDITORAANCHAL

سعیدہ نثار

اقرأ صغیر احمد...... کراچی

پیاری اقرا! سدا سہاگن رہو، یوں تو آپ ہمیشہ ہی آنچل میں لکھتی رہی ہیں اور یہ آپ کی محبت کا ثبوت بھی ہے کہ قارئین نے بھی آپ کی تحریر کو ہمیشہ سراہا ہے اگر کہا جائے کہ محبت کا جواب محبت سے دیا تو غلط نہ ہوگا۔ لیکن آنچل میں سلسلے وار شائع ہونے والا ناول ''تیری زلف کے سر ہونے تک'' جو مقبولیت حاصل کررہا ہے غالباً اس سے پہلے کسی اور ناول کو حاصل نہ ہوئی ہوگی اور آپ کی گرفت بھی اس ناول پر کہیں کمزور نہیں ہوئی جب ہی طبیعت کے ناساز ہونے کے باوجود آپ کی طرف سے قسط میں دیر سویر تو ہوئی لیکن ٹھہراؤ نہیں آیا اب تو ناول اختتام کی جانب گامزن نظر آرہا ہے امید ہے کہ اس کا اختتام بھی ایسا ہی شاندار کریں گی رب العالمین سے دعا ہے کہ وہ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کے لکھنے میں مزید نکھار پیدا کرے آمین' قارئین سے بھی دعائے صحت کی درخواست ہے۔

عشنا کوثر سردار...... کراچی

پیاری عشنا! شاد وآباد رہو، آپ کی خراب طبیعت کا پتا چلا تو بے ساختہ دل سے دعا نکلی کہ رب العالمین آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ یونہی ہمارے لیے اچھا اچھا لکھتی رہیں آمین' قارئین سے دعا کی درخواست ہے۔

صدف آصف...... کراچی

پیاری صدف! سدا سہاگن رہو، بالآخر انتظار کی گھڑیاں ختم ہوگئیں اور آپ کا ناول ''دل کے دریچے'' شائع ہوکر اب کتابی صورت اختیار کرکے منظر عام پر آ گیا ہے۔ حجاب میں شائع ہونے والا یہ ناول واقعی بہت خوب صورت اور دلچسپی تھا' اس ناول کی خوب صورتی چند کردار ہی تھے جن کو لے کر آپ نے کہانی بنی، رب العالمین آپ کو ایسی ہزاروں کامیابی سے روشناس کرائے، آمین۔

قرۃ العین سکندر...... لاہور

پیاری عینی! جیتی رہو، یوں تو جب سے آپ سانحہ کا شکار ہوئی ہیں ہر ایک آپ کے لیے دعا گو ہے پھر معصوم بچوں کا ساتھ بھی ہے۔ رب العالمین آپ کو ہمت عطا فرمائے کچھ نا کچھ پہلے بھی لکھتی رہتی تھیں اب بھی لکھا کریں کوئی مصروفیت تلاش کریں تا کہ ذہن بٹے اور آپ کی طبیعت بھی سنبھل جائے۔ رب العالمین آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین، قارئین سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

سلمیٰ غزل...... کراچی

پیاری سلمیٰ! سدا سہاگن رہو۔ آپ کے شریک حیات کی خراب طبیعت کا پتا چلا تو دعا گو ہوئے۔ رب العالمین انہیں صحت یاب کرے اور آپ دونوں کا ساتھ سدا قائم و دائم رکھے آمین۔ قارئین سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

عذرا بتول عباس...... کراچی

ڈیئر عذرا! جگ جگ جیو' آپ کی جانب سے تحریر ''احساس کا بندھن'' موصول ہوئی۔ آپ میں لکھنے کی صلاحیت موجود ہے۔ پر آپ کچھ باتوں کو نظر انداز کردیتی ہیں۔ آپ کی تینوں تحریروں کے ساتھ یہ ہی معاملہ رہا۔ غالباً آپ طوالت سے ڈرتی ہیں۔ اس ڈر کو ایک طرف رکھتے تحریر کو محنت اور پوری توجہ کے ساتھ لکھیں، اس تحریر کی جو اصل وجہ تھی۔ وہ آپ نے چھوڑ

مشتاق احمد قریشی

آیتِ مبارکہ میں اس بات کی بھی صراحت کی گئی ہے کہ اسلام قطع رحمی کو حرام قرار دیتا ہے اور قرآنِ حکیم جگہ جگہ بار بار رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کو بڑی نیکیوں میں شمار کرتا ہے اور صلہ رحمی کا حکم دیتا ہے جیسا کہ سورۃ البقرہ کی آیت ۸۳ اور ۱۷۷۔ النساء کی ۳۶۸۔ النحل کی ۹۰۔ بنی اسرائیل کی ۲۶۔ النور کی ۲۲ میں آیا ہے۔ عربی زبان میں رحم کا لفظ قرابت اور رشتہ داری کے لیے بطور استعارہ استعمال ہوتا ہے۔ رشتہ دار چاہے دور کے ہوں یا قریب کے جس سے جتنے قریب کا رشتہ ہوگا اس کا حق بھی اتنا ہی زیادہ ہوگا۔ اس سے قطع رحمی کرنا اتنا ہی بڑا گناہ ہوگا۔ صلہ رحمی یہ ہے کہ انسان کے اختیار میں جتنا بھی ہو اسے اپنے رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کرنا چاہیے اس سے گریز نہیں کرنا چاہیے اور اگر اختیار میں ہونے کے باوجود رشتہ داروں کے ساتھ نیکی کا سلوک نہیں کرتا تو یہ قطع رحمی ہوگا جو بڑا گناہ ہے۔

ترجمہ۔ ایمان والو! اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کے قدموں کی پیروی نہ کرو (نقوشِ قدم پر نہ چلو) وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔ (البقرہ۔۲۰۸)

تفسیر۔ آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ تمام ایمان لانے والوں کو تنبیہہ فرمارہا ہے کہ پورے کے پورے اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ اس طرح نہ کرو کہ جو باتیں تمہیں اچھی لگیں تمہاری خواہشات اور مصلحتوں کے مطابق ہوں ان پر تو تم عمل کرو اور دوسرے احکام کو نظر انداز کردو۔ اور یہ بھی نہ کرو کہ جو دین اسلام لانے سے قبل تم نے چھوڑ دیا ہے اس کی باتیں تم اسلام میں شامل کرنے کی کوشش کرو یعنی کوئی کام کوئی عمل اسلامی احکام و شریعت کے خلاف مت کرو۔ جس کا حکم اللہ اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے صرف اس پر اسی طرح عمل کرنا ہے جیسا کہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ اسلام کو مکمل طور پر اپنانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ اسلام میں ہر قسم کی بدعت اور آج کل کی سیکولر سوچ کا راستہ بھی روکا گیا ہے آج جس ترقی پسندی کے نام پر جدید اسلام یا سوشل ازم یا سیکولر ازم کی بات کرکے اسلام کو سیاست و حکومت سے الگ کرنے کی مہم جوئی ہو رہی ہے اور اسلام کو صرف مدارس اور مساجد تک محدود کرنے کی مذموم کوشش کی جارہی ہے اسی طرح عوام بھی غیر اسلامی اور ہندوانہ رسم و رواج اور علاقائی ثقافت و روایات جو غیر اسلامی غیر شرعی ہیں کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہوتے خصوصاً شادی بیاہ اور موت و پیدائش کے موقع پر اکثر غیر اسلامی رسوم رائج ہیں۔ ان کے لیے ہی آیت میں کہا جارہا ہے کہ ”شیطان کے قدموں کی پیروی مت کرو۔“ شیطان جو انسان کا ازلی دشمن ہے وہ ہمیں تمام غیر اسلامی ہندو اور دیگر مذاہب کے رسم و رواج کو خوبصورت دلکش بنا کر پیش کرتا ہے۔ وہ تمام برائیوں پر خوش نما غلاف چڑھا کر تمام غیر اسلامی اور بدعت کے کاموں کو نیکی کے کام باور کراتا ہے تاکہ انسان اس کے پھندے میں آسانی سے پھنس کر اپنی عاقبت خراب کرلے اور اس مردود کا مقصد پورا ہو جائے۔

ترجمہ۔ خشکی اور تری میں لوگوں کی بداعمالیوں کے ہاتھوں فساد پھیل گیا۔ اس لیے انہیں اُن کے بعض کرتوتوں کا پھل اللہ تعالیٰ چکھادے۔ (بہت) ممکن ہے کہ وہ باز آجائیں۔ (الروم۔۴۱)

تفسیر۔ آیتِ مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو آگاہ فرمارہا ہے کہ جو لوگ فسق و فجور ظلم و ستم اور شرک اختیار کرتے ہیں اور روز آخرت کو نظر انداز کردیتے ہیں ایسے افراد کے بارے میں آیتِ مبارکہ میں آگاہی دی جارہی ہے کہ جو لوگ اپنے اعمال سے دنیا میں فساد برپا کرتے ہیں انہیں اللہ تعالیٰ دنیا میں ان کے بُرے اعمالوں کی سزا ضرور دے گا وہ کسی غلط فہمی کا شکار نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ چونکہ اپنی مخلوق خصوصاً انسان سے بڑی شفقت و محبت فرماتا ہے اُس کے ساتھ بڑے فضل و کرم اور اپنے خصوصی رحم کا معاملہ فرماتا ہے۔ وہ ایسے بداعمال بدکار افراد کو جو خود اپنے ساتھ سراسر ظلم کرتے ہیں اپنی عاقبت خراب کرلیتے ہیں ان کے ساتھ بھی وہ رحم و کرم کا معاملہ فرماتا

قسط نمبر 35

تیری زلف کے سر ہونے تک

اقرأ صغیر احمد

خونِ دل سے شاخِ گل تک جو بیتی سو بیت گئی
اے پھولوں میں رہنے والو اب کیا بات بڑھاتے ہو
خواب ہوئی وہ صبحِ فردا، یہ کیسی نادانی ہے
وہ آنکھیں جو اب پتھر ہیں ان کو زخم دکھاتے ہو

﴿گزشتہ قسط کا خلاصہ﴾

مدثر صاحب کی طلاق کی دھمکی دینے پر عمرانہ خاموش ہوجاتی ہیں اور ایسے میں مدثر صاحب سودہ کو زید کے کمرے میں چھوڑ جاتے ہیں۔ دوسری طرف سودہ کی علیحدگی والی بات زید بھلا نہیں پاتا اور اب تک اس سے خائف نظر آتا ہے۔ زید کا یہ اجنبی انداز سودہ کی مشکلات میں مزید اضافے کا سبب بنتا ہے۔ عروہ اور رضوانہ بیگم عمرانہ سے بدلہ لینے کی خاطر شاہ زیب کا پرپوزل قبول تو کرلیتی ہیں لیکن جلد ہی عروہ کو اس بات کا احساس ہوجاتا ہے کہ شاہ زیب نے زید اور سودہ کو ملانے کی خاطر یہ پرپوزل دیا ہے اور وہ اس کو عزت اور پیار کبھی نہ دے سکے گا۔ اس کا دل اندیشوں میں گھر جاتا ہے۔ مدثر صاحب شاہ زیب کی بات اچانک عروہ سے طے تو کردیتے ہیں لیکن انہیں بیٹے کی بھی فکر ستاتی ہے جبکہ شاہ زیب محبت سے ان کے تمام خدشات دور کردیتا ہے صالحہ بیگم بھی ان کی خوشی میں خوش نظر آتی ہیں۔ نوفل اپنے طور پر انشراح کو منانے کی کوشش کرتا ہے ایسے میں جہاں آرا بھی یہی چاہتی ہیں کہ انشراح سب کچھ بھلا کر اپنے اصل کی طرف لوٹ جائے۔ وہ اپنے سابقہ رویوں پر معذرت کرتے اپنے ماضی کو انشراح کے سامنے کھول کر رکھ دیتی ہیں ایسے میں انشراح بوجھل دل کے ساتھ یوسف صاحب سے ملنے پر رضامند ہوجاتی ہے نوفل اس بات پر بے حد خوش ہوتا ہے دوسری طرف زرقا بیگم انشراح کو اپنی بہو بنانا چاہتی ہیں اور یوسف صاحب بھی سب کے سامنے انشراح کو اپنی بیٹی ماننے پر آمادہ نظر آتے ہیں اگرچہ اس حقیقت کو قبول کرنا اس کے لیے آسان نہیں لیکن وہ اپنی بیٹی کی محبت میں سب کچھ کر گزرنے کی ٹھان چکے ہیں۔ سودہ کا دل اپنے گھر والوں کی طرف سے بھی بدگمان ہوجاتا ہے سب اسے زید کے پاس بھیج کر لاتعلق ہوجاتے ہیں ایسے میں بوا کی آمد پر وہ کھانے سے صاف انکار کردیتی ہے کہ اچانک ہی زید وہاں آجاتا ہے تو اسے دیکھ کر خاموشی اختیار کرلیتی ہے۔ ایسے میں زید سابقہ تمام حالات بھلا کر محبت سے اس کی طرف پیش قدمی کرتا ہے جس پر وہ بے یقینی میں گھر جاتی ہے۔

﴿اب آگے پڑھیے﴾

❁.......❁.......❁.......❁

زید کی بے تکلفی و لگاوٹ سے اس کے ہوش اڑنے لگے تھے، اس کے چہرے پر گردش کرتی انگلیوں کے لمس سے

میرا انتہا تم تک

رابعہ افتخار

پھولوں میں تُلے‘ چاند ستاروں میں رہے ہیں
کچھ لوگ ہمیشہ ہی بہاروں میں رہے ہیں
ہے اُن سے توقع ہی غلط حرمتِ فن کی
ہر دور کے جو نغمہ نگاروں میں رہے ہیں

شادی کو مہینے سے زیادہ ہوچکا تھا لیکن وہ گھر کے افراد کی عادات اب بھی سمجھنے سے قاصر تھی‘ امی بہت عجیب مزاج کی تھیں‘ کبھی کھل کر مسکراتی نہیں تھیں‘ ان کی آنکھوں میں نمی سی رہتی تھی‘ ابو خاموش طبع اور سنجیدہ مزاج کے تھے‘ کامران اچھا خوش مزاج اور دوستانہ طبیعت کا مالک تھا لیکن گھر میں کم ہی نظر آتا تھا‘ اس کی نند عیشا کی اپنی ہی دنیا تھی‘ ابھی وہ ماہ رخ کے ساتھ زیادہ کھلی ملی نہیں تھی‘ سلمان اس کا شوہر ایک شاندار شخصیت کا مالک تھا‘ مکمل ارینج میرج تھی ان دونوں کی اور اس پورے گھر میں بس وہی اپنا تھا۔ وہ جاب کرتا تھا لیکن سسر یعنی اپنے والد کے ساتھ کاروبار بھی کرتا تھا‘ ماہ رخ اور اس کا رشتہ تو ویسے بھی بہت مضبوط اور خوب صورت تھا۔

سلمان کی شخصیت اس کا مزاج...... اس کی آواز...... وہ ایک مکمل اور آئیڈیل شخص تھا لیکن باقی سب کے مزاج کو سمجھنا اسے مشکل لگ رہا تھا‘ ماہ رخ کے میکے میں بھی زیادہ لوگ نہیں تھے‘ امی ابو اور چھوٹی بہن مائرہ (مانو) لیکن یہاں سارا دن جہاں سب گھر والے یاد آتے تھے وہیں سب سے زیادہ سلمان کا انتظار رہتا تھا‘ شام ہوتے ہی اس انتظار میں شدت آجاتی تھی‘ وہ برآمدے میں بیٹھی چائے پی رہی تھی کہ قدموں کی آہٹ پر سر اٹھا کر دیکھا تو وہ سامنے کھڑا تھا۔

”کیسی ہو؟“ وہ اس کے برابر آ بیٹھا۔

”ٹھیک ہوں اور آپ......“ یک دم جیسے دل کی دنیا ہی بدل گئی‘ ہوا میں خوشبو محسوس ہونے لگی تھی‘ اس کی آمد سے دل کو تسلی ملتی تھی۔

”آپ کب آئے؟ مجھے پتا ہی نہیں چلا۔“ اس کے لبوں کو مسکراہٹ نے چھوا‘ وہ بہت غور سے اسے دیکھنے لگا‘ ماہ رخ کی خوشی اس کی چہرے‘ اس کی آنکھوں سے عیاں تھی‘ سلمان مسکرایا‘ ماہ رخ سلمان کی آمد پر ایک عجیب سی خوشی محسوس کرتی تھی‘ جیسے میلے میں کھوئے ہوئے بچے کو یک دم کوئی اپنا مل جائے۔

”ابھی گھنٹہ پہلے...... جب آیا تو تم کچن میں تھیں‘ آنا تو تمہارے پاس ہی چاہ رہا تھا مگر امی کے پاس بیٹھ گیا...... میں بھی ٹھیک ہوں...... تمہاری یاد آئی تو چلا آیا...... تم نے مجھے یاد کیا؟“ وہ اس کی آنکھوں میں چمکتے جگنوؤں میں اپنا عکس دیکھ رہا تھا۔

”آپ مجھے بھولے ہی نہیں۔“ اس نے صاف گوئی سے کام لیا۔ ”میں سوچ رہی تھی کہ مجھے امی ابو یا پھر مانو یاد آئیں گے مگر مجھے تو بس آپ کی ہی یاد آتی رہی۔“ وہ معصومیت اور صاف گوئی سے بولی‘ سلمان نے بہت غور

صباء سحر

> تیری ہی یاد سے' دل ہم کلام رہتا ہے
> لبوں پہ نام تیرا صبح و شام رہتا ہے
> کہ جیسے چاند چمکتا ہے' آسمانوں میں
> نظر میں میری' ترا وہ مقام رہتا ہے

"آ گئی ماں کی یاد؟ پتا بھی ہے، دو دن نہ دیکھوں تو کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔" اطلاعی گھنٹی پر مدیحہ بیگم تیزی سے دروازے کی طرف لپکیں مگر آٹو میٹک لاک کھول کر اندر آتے وقار کو دیکھ کر برآمدے میں ہی رک گئیں۔ ان کی ناراضی ان کے چہرے سے عیاں تھی۔ اس نے اپنے کندھے سے لگ کر سوئی ہوئی حمنہ کو فائزہ کے حوالے کیا اور مسکراتے ہوئے آگے بڑھا اور کندھے سے تھام کر انہیں کرسی پر بٹھا دیا۔ ان کی آنکھوں میں پانی سا آ گیا۔ فائزہ، جویریہ اور حمنہ کو لے کر کمرے میں چلی گئی۔ جانتی تھی، وقار جب تک انہیں منا نہیں لیں گے وہ نہ بچوں کو دیکھیں گی نہ اسے۔

"ناراض ہیں؟" ان کے پاس بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ہونا چاہیے؟" انہوں نے ڈپٹ کر سوال کیا۔

"بالکل نہیں...... کیونکہ میں نے آپ کو بھی ساتھ چلنے کی آفر کی تھی۔" اس نے مطمئن سے انداز میں کہا۔

"جانتے ہوئے بھی کہ میرے گھٹنوں میں کتنا درد رہتا ہے؟" وہ ہنوز خفگی سے بولیں۔

"میں آپ کو پیدل لے کر جا رہا تھا کیا؟" وقار نے مسکراہٹ دبا کر کہا۔ مدیحہ بیگم ایک دم لاجواب ہو کر خاموش ہوئیں۔

"اور یہ غصہ مجھ پہ نہیں فائزہ پر کیجئے گا وہی آنے کو تیار نہیں تھی، میں نے تو بہت کہا کہ اب بس چلتے ہیں، ویسے بچے بھی بہت انجوائے کر رہے تھے۔" اسی دوران فائزہ نے کرسی لا کر رکھی تو وہ اٹھ کر اس پہ بیٹھ گیا۔ جوتے اتار کر ایک طرف رکھے اور ٹانگیں لمبی کر کے دونوں ہاتھ سر کی پشت پہ جما دیے۔ تھکن زدہ سی ایک سانس بھر کر آنکھیں موند لیں۔ چند لمحے ہی گزرے تھے کہ اس کو ہڑبڑا کر آنکھیں کھولنا پڑیں۔ مدیحہ بیگم اس کے بالکل قریب کھڑی اپنے دوپٹے کے پلو سے اس کے ماتھے سے پسینہ پونچھ رہی تھی۔ اس نے جھینپ کر ٹانگیں سمیٹیں۔

"تھک گیا میرا بیٹا؟" انہوں نے بے حد اپنائیت سے پوچھا۔

"نہیں وہ میں......" وہ جھجکا' اندر نظر دوڑائی تو فائزہ پتا نہیں کہاں غائب ہو گئی تھی۔

"یہ...... چونی اٹھنی نظر نہیں آ رہی ہیں، ویسے تو جیسے ہی گھر میں گھسو سر پہ آ گرتی ہیں۔" اس نے دھیرے سے ان کا ہاتھ ہٹایا اور ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"وہ ذرا مارکیٹ تک گئی ہیں، تم نے بتایا نہیں ہو گا ناں انہیں اپنے آنے کا ورنہ جاتی نہیں۔" وہ یوں ہی اس کے پاس کھڑی رہیں۔ اس نے مسکرا کر سر ہلایا۔

قسط نمبر 15

عشنا کوثر سردار

دل میں شکایتیں نہیں، لب پہ فغاں نہیں
جیسے اب اہلِ دل کا کوئی راز داں نہیں
بے اعتنائی سے مجھے صرفِ نظر نہ کر
منزل نما ہوں، گرد رہِ کارواں نہیں

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

فاطمہ بی بی اپنے والدین کی وفات اور خود پر لگائے جانے والے الزامات کے زیراثر خود کو کمرے میں بند کرلیتی ہیں وقار الحق اپنے طور پر کئی بار دروازہ کھلوانے کی کوشش کرتے ہیں فاطمہ کو بار بار مجبور کرتے ہیں لیکن وہ کوئی جواب نہیں دیتیں بالآخر انہیں دروازہ توڑنا پڑتا ہے اور وہ فاطمہ بی بی کی حالت دیکھ کر مضطرب ہوجاتے ہیں۔ جنت بی بی وقار الحق کا دل اپنے طور پر صاف کرنے کی بھرپور کوشش کرتی ہیں کہ فاطمہ بی بی کی اس حالت پر وہ بھی بے حد پریشان ہیں اور وہ انہیں بڑی بہن سمجھتی ہیں۔ وقار الحق جنت بی بی کی ان باتوں سے کافی متاثر نظر آتے ہیں۔ ایسے میں وہ اطمینان سے آئندہ کے منصوبے بنانے میں مگن ہوجاتی ہیں۔ تاج بیگم کو ناظم الدین اور اپنی بہو کی جدائی کا صدمہ ہوتا ہے ایسے میں انہیں فاطمہ بی بی کی خراب حالت کا علم ہوتا ہے تو وہ ان سے ملنے چلی آتی ہیں اور فاطمہ بی بی کی دلجوئی کرتی ہیں ان کا ارادہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے اثر ورسوخ کا استعمال کرتے فاطمہ اور ناظم الدین کی ساکھ پر لگے الزامات کو دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی۔ جنت بی بی ریحان کو محل میں بلوا کر آئندہ کا لائحہ عمل ترتیب دینا چاہتی ہیں تاکہ وہ فاطمہ بی بی کو اس زندگی کی قید سے آزاد کرا سکیں ریحان میاں یہ سب جان کر بے حد دکھی ہوتے ہیں اور جنت بی بی کو سمجھاتے ہیں کہ وہ اس بدلے کی آگ سے باہر نکل آئیں کیونکہ تاج بیگم اس سازش کو بے نقاب کرنے والی ہیں۔ ریحان میاں کو چچا چچی کی وفات کا بھی گہرا صدمہ ہوتا ہے اسی لیے وہ جنت بی بی کا ساتھ دینے پر شرمندہ نظر آتے ہیں اور آئندہ کے لیے ان سے علیحدگی اختیار کرلیتے ہیں جنت بی بی کے لیے جہاں ان کا یہ رویہ ناقابل فہم ہوتا ہے وہیں اچانک نواب صاحب کی آمد پر وہ بوکھلا جاتی ہیں۔ نواب صاحب کو بھی اس بات پر یقین نہیں آتا کہ ان تمام سازشوں میں جنت بی بی کا ہاتھ ہے۔ جنت بی بی اپنے طور پر نواب صاحب کے سامنے وقار الحق کی محبت کا اعتراف کرتے اپنے گناہوں کی معافی مانگتی ہیں۔ نواب صاحب گھر کی غیرت بچانے کی خاطر خاموشی اختیار کرلیتے ہیں اور تاج بیگم کو بھی مقدمہ نہ کرنے کی درخواست کرتے ہیں تاج بیگم نواب صاحب کی باتوں پر الجھ کر رہ جاتی ہیں۔ جنت بی بی فاطمہ بی بی کے سامنے نہ صرف اپنے تمام گناہوں کا اعتراف کرلیتی ہیں بلکہ ریحان میاں کا ساتھ دینے اور نواب صاحب کے ان تمام باتوں کے باوجود معاف کردینے کی بات بتا کر انہیں حیران کردیتی ہیں۔ یہ سب جان کر فاطمہ بی بی گہرے صدمے کے زیراثر بالکل گم صم رہ جاتی ہیں۔

صدف ریحان گیلانی

باندھ لیں ہاتھ پہ' سینے پہ سجا لیں تم کو
جی میں آتا ہے کہ تعویز بنا لیں تم کو
ہے تمہارے لیے کچھ ایسی عقیدت دل میں
اپنے ہاتھوں میں دعاؤں سا اٹھا لیں تم کو

سینکے ہوئے دو توس، سنہرا آملیٹ اور فل سائز چائے کا مگ یہ تھا ناشتا مگر جس پر اس کی توجہ کم اور سامنے کھلی کتاب پر زیادہ تھی۔ مسلسل رٹے مارتے وہ گاہے بگاہے ایک آدھ نوالہ بھی منہ میں رکھ لیتی یا کبھی چائے کی چسکی بھر لیتی۔

"آئے ہائے لڑکی..... تم نہیں سدھرو گی..... دو منٹ کو کتاب بند کر کے ٹھیک سے ناشتا کرلو، پہلے ہی جتنا تم ہل رہی ہو ناں یہ دو چار نوالے تو یہیں کے یہیں ہضم ہو جائیں گے تمہیں' ارے عین ٹیسٹ کے وقت کہیں بے ہوش ہی نہ ہو جانا وہاں۔" رفعت بیگم کچن سے نکلیں تو ٹوکے بغیر نا رہ سکیں' اس نے نظر اٹھا کر ماں کو دیکھا مگر ہلنا ترک نہ کیا۔

اب جتنا مشکل اس کا ٹیسٹ تھا اور پھر جس قدر پُر ہیبت ٹیچر، سر جلال شاہ۔ اف پوری یونی کے لیے ان کا نام ہی کافی تھا۔ اچھے اچھوں کا تیل پانی علیحدہ کر دیتے تھے وہ گو کہ اس کا شمار نالائقوں میں نہیں ہوتا تھا مگر عزت کسے پیاری نہیں ہوتی۔ بس اسی دہشت نے اسے غوطہ خوروں کی طرح کتاب میں ڈبکیاں لگانے پر مجبور کر دیا تھا۔ کہیں کوئی علم کا موتی رہ نہ جائے۔ وہ دامن بھر کر جانا چاہتی تھی۔

اب بھلا ایسے کڑے وقت میں انہیں کیا بتاتی' بنا کچھ کہے پھر سے نظریں کتاب پر جمانا چاہتی تھی کہ لاؤنج کے داخلی دروازے کے وسط میں پیچھے سرخ اور سیاہ پھولوں والے بڑے سے فٹ میٹ پر سمٹی سمٹائی بیٹھی ایک نیلی اور ایک سبز آنکھ، بڑا سا چہرہ، گلابی کھڑے کان، بے داغ موٹے سفید فر والی بلی پر نگاہ جا ٹکی' بلاشبہ آج یہ پانچواں دن تھا جب ٹھیک اس کے ناشتے کے وقت یہ بلی اسی مقام مخصوصہ پر موجود ہوتی' ایک تو وہ پہلے ہی سخت اضطراب میں تھی کہ اس پر یہ اتفاق اور تو اور نظریں "چار" ہونے پر ان موصوفہ نے اگلے پنجوں پر رکھا سر اٹھا کر بڑی ہی ادا سے "میاؤں" بھی کہہ ڈالا۔ گویا دوسرے لفظوں میں "ہیلو" کہہ رہی ہو اور منٹ میں اس کی جان ہوا ہوئی۔

یوں تو اسے تمام ہی حشرات الارض اور کم و بیش کافی سارے چوپائیوں سے سخت الرجی تھی مگر بلی چاہے وہ کسی بھی رنگ و نسل کی ہو اور جب وہ بغور اسے دیکھ بھی رہی ہو تو اس پر باقاعدہ لرزہ طاری ہو جاتا تھا۔ بچپن میں سنے گئے کئی قصے پورے شد و مد سے یاد آ جاتے اور خصوصاً دادی اماں کی سنائی گئی کہانیاں اور کی گئی تاکیدیں، اللہ انہیں غریق رحمت کرے۔ وہ جب کہیں بلی کو دیکھتیں تو کہتیں۔

قسط نمبر 8

صائمہ قریشی

> تیرے ساتھ وہ گزرے لمحات یاد آتے ہیں
> تیری باتیں' وہ افسانے' تعلقات یاد آتے ہیں
> یاد ہے تیرے آنچل کی خوشبو بھی ہمیں
> ہوا میں لہراتے ہوئے جذبات یاد آتے ہیں

(گزشتہ قسط کا خلاصہ)

ہاجرہ رضا سے محبت کے حوالے سے سوال کرتی ہے اور اس کے جواب پر الجھتی پیر پٹختی وہاں سے چلی جاتی ہے۔ رضا اس کی ناسمجھی پر حیران ہوتا ہے۔ شمع جمشید کو پریشان دیکھ کر چونک جاتی ہے اور اس سے پریشانی کی وجہ پوچھتی ہے جمشید اپنی الجھن میں ہوتا ہے تب ہی شمع کے سوال کو نظر انداز کرتا اسے حسن کی شادی کا بتاتا ہے جس پر شمع چکرا جاتی ہے۔ سکیزہ عبدالمعید کو وجاہت کے حوالے سے بتاتی ہے لیکن اس کے میسجز کا ذکر نہیں کرتی ہے۔ عبدالمعید اس کی اس بات سے خوش ہوتے اسے محتاط رہنے کا بھی کہتے ہیں۔ جمشید حسن کی شادی کی تصدیق کے لیے اسے فون کرتا ہے دوسری طرف حسن بھی ماں کو ساری بات بتانے کا ارادہ کرچکا ہوتا ہے اس لیے جمشید کے اصرار پر وطن واپس آنے سے مسلسل انکاری رہتا ہے۔ شمع خدیجہ بیگم سے باقاعدہ ہاجرہ کا رشتہ لے جانے کی بات کرتی ہے۔ خدیجہ بیگم حیران ہونے کے ساتھ غصہ بھی کرتی ہیں۔ انہوں نے ابھی تک اس حوالے سے نہیں سوچا ہوتا۔ شمع خوفزدہ ہوجاتی ہے اور خدیجہ بیگم کو منع کرتی ہے کہ وہ اس بات کا ذکر جمشید سے نہ کریں۔ سکیزہ اور وجاہت میں دوستی ہوجاتی ہے اور دونوں میں میسجز بھی ہورہے تھے سکیزہ میں اب تبدیلی آرہی تھی وہ جو لوگوں سے بات کرتے گھبرا جاتی تھی اب اعتماد سے بات کرتی ہے۔ وہ عبدالمعید کی طرف سے بھی فکر مند ہوتی ہے۔ ردا سکندر صاحب اور مسز سکندر کے درمیان کھڑی دیوار کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے اس کے خیال میں وجاہت اس بات سے آگاہ ہوتا ہے کہ ان کے والدین کے درمیان یہ دیوار کیوں آئی وہ بھی یہ بات جاننا چاہتی ہے اور مسز سکندر سے پوچھتی ہے۔ خدیجہ بیگم کے لیے حکیم اللہ کا فیصلہ مان لینا دشوار ہوتا ہے کلیم اللہ انہیں سمجھاتے ہیں اور ان دونوں کی باتیں دروازے پر کھڑی شمع سن لیتی ہے تب ہی کلیم اللہ رضا کی بات کرتے خاموش ہوجاتے ہیں ان کے جانے کے بعد شمع خدیجہ بیگم سے رضا کے حوالے سے سوال کرتی ہے۔ حسن اپنی ماں کو فون کرتا ہے اپنے نکاح کا بتا دیتا ہے جس پر مجیعہ خوشی کا اظہار کرتی ہے جبکہ بانو آپا پریشان ہوجاتی ہیں حسن بانو آپا کو اپنے خاندان کے حوالے سے بتاتا ہے اور ان کی پریشانی بڑھتی جاتی ہے۔ رضا ہاجرہ سے ساتھ دینے کی بات کرتا ہے اسے غصہ دلا جاتا ہے۔ ہاجرہ اسے دھتکار دیتی ہے۔

(اب آگے پڑھیے)

❁.......❁.......❁.......❁

خبر ہی ایسی تھی کہ وہ سکتے میں آگئیں۔ سوچنے سمجھنے کی ساری صلاحیتیں سلب ہوچکی تھیں۔ وہ جانتی تھیں کہ اب ایک قیامت آئے گی جو بہت کچھ تباہ کردے گی' آغا حکیم اللہ کسی

یہ تو ہونا ہی تھا

نظیر فاطمہ

یہ اُداسی تمہیں نہیں سجتی
مسکراہٹ کو تم جمال کرو
جو لگائے امیدیں بیٹھے ہیں
ان کی نظروں کا کچھ خیال کرو

رات کا ایک بج رہا تھا۔ گرمی اپنے زوروں پر تھی اور پوری ''قربان منزل'' اندھیرے میں ڈوبی ہوئی تھی۔ گھر کا صرف سب سے بڑا کمرہ زیرو پاور کے سبز رنگ والے بلب کی روشنی کی بدولت قدرے روشن تھا۔ ''قربان منزل'' کا یہ سب سے بڑا کمرہ اپنے اندر اتنی گنجائش رکھتا تھا کہ گھر کے آٹھوں مکین بیک وقت اس میں سما جاتے تھے۔ خاص کر گرمیوں کے موسم میں جب صرف اسی کمرے کا اے سی چلایا جاتا تھا تو سب فرشی بستر سنبھال لیتے تھے۔ قربان صاحب اپنے چار بچوں، بیوی، ماں اور باپ کے ساتھ یہاں آباد تھے۔

فرحان (قربان صاحب کا سب سے بڑا بیٹا) نے دائیں کروٹ لیٹے لیٹے ذرا سی گردن اُٹھا کر دیکھا تو اس کے ابا قربان صاحب اور اس کا چھوٹا بھائی فرقان گہری نیند سو رہے تھے پھر اس نے احتیاط سے بائیں جانب کروٹ لی اور سامنے دیکھا تو اس کی اماں شگفتہ بیگم دونوں بچیوں کو دائیں بائیں لٹائے محوِ خواب نظر آئیں۔ فرحان آہستگی سے اُٹھ کر بیٹھ گیا۔ کمرے کی سامنے والی دیوار کے ساتھ دادا، دادی کے بستر تھے۔ دادی اماں گہری نیند میں تھیں اور دادا ابا بھی محوِ خواب بلکہ محوِ خراٹے تھے۔ ان کے خوف ناک خراٹوں کی آواز تھوڑے تھوڑے وقفے کے بعد ابھر کر معدوم ہو رہی تھی۔ فرحان خاموشی سے اٹھا اور دبے پاؤں آگے بڑھا۔ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے ہوئے بالآخر وہ کمرے کے دروازے تک پہنچ گیا۔ دروازے کے پاس پہنچ کر اس نے گردن گھما کر سوئے ہوئے حاضرین پر ایک نظر ڈالی اور دھیرے سے دروازہ کھولا۔ دروازہ پھر بھی بدنما چی...... چی...... ی...... ی...... ی کی آواز نکالنے سے باز نہ آیا۔ دروازہ کھلنے کی آواز سن کر قربان صاحب نے ''اونہوں'' کی آواز نکال کر کروٹ بدلی تو فرحان وہیں نیچے بیٹھ گیا۔ چند لمحے ان کے سوئے رہنے کا یقین کر کے وہ کھڑا ہوا اور کھلے دروازے سے باہر نکل کر اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا پھر گہرا سانس بھر کر آسمان کو دیکھا اور مسکرا دیا۔ چھت پر جاتی سیڑھیوں کے پاس آ کر فرحان نے جیب میں ہاتھ ڈال کر موبائل نکالا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا۔

چھت پر رکھے تخت پر اطمینان سے بیٹھ کر اس نے اپنے موبائل کا وائی فائی آن کیا اور گورنمنٹ کی مفت انٹرنیٹ کی سہولت سے فائدہ اُٹھانے لگا۔ اصل میں گورنمنٹ کا فری انٹرنیٹ کا پول قریبی سڑک پر نصب تھا۔ جس سے اردگرد کے گھروں میں رہنے والوں کی چاندی ہوگئی تھی۔ فرحان بھی دن کو سب کے سامنے اور رات کو سب سے چھپ کر گورنمنٹ کی اس سہولت سے جی بھر کر فائدہ اُٹھاتا تھا۔ چھپ کر اس لیے کہ اس کے ابا کو بچوں کا رات دیر تک جاگنا پسند نہیں تھا۔ وہ فرحان جو اپنے ابا کی کنجوسی کے باعث ملنے والے تھوڑے جیب خرچ کی بدولت ''تھری جی بی انٹرنیٹ پیکج'' میں پورا مہینہ گھسیٹتا تھا اب دن رات اس

تصویر

صباء ایشل

مدت کے بعد ہے وہ ستم گر ملا مجھے
جس کی مجھے تلاش تھی گوہر ملا مجھے
میں چاہتی تھی وہ فقط میرا ہو ہمسفر
وہ میری کائنات سے بڑھ کر ملا مجھے

"میری گھڑی۔"

"یہ لیجیے۔" اس نے دراز سے گھڑی نکال کر پکڑائی۔

"رومال۔" اس نے اِدھر اُدھر نظریں دوڑاتے پھر ایک لفظ ادا کیا۔ منزہ نے بیڈ پر تہہ کیا ہوا رومال اٹھا کر اس کی طرف بڑھایا۔

"گاڑی کی چابی....." وہ رومال جیب میں رکھ کر مڑا اور اس کے مکمل الفاظ ادا کرنے سے پہلے ہی وہ سائیڈ ٹیبل کی دراز کھول کر چابی نکال کر اس طرف بڑھا چکی تھی۔

"رات جو فائل آپ پڑھ رہے تھے وہ اور لیپ ٹاپ آپ کے بیگ میں رکھ دیا ہے۔" اس نے فائل کا پوچھنے کے لیے منہ کھولا ہی تھا کہ منزہ نے پہلے ہی جواب دے کر خاموش رہنے پر مجبور کردیا۔ وہ حیرانی سے اسے دیکھتا رہ گیا۔ یہ لڑکی اسے قدم قدم پر حیران کردیتی تھی۔ اسے کب کس چیز کی ضرورت ہوتی تھی وہ اس کا چہرہ دیکھ کر ہی جان لیتی تھی، کبھی کبھی تو اسے ایسا لگتا تھا کہ یہ لڑکی نہیں اسکینگ مشین ہے؟ جو اس کا چہرہ دیکھتے ہی اسکین کرکے اس کے دل اور دماغ میں ابھرنے والی سوچیں پڑھ لیتی ہے۔

وہ اس کی تعریف میں کچھ کہنا چاہتا تھا لیکن ہمیشہ کی طرح اس کی جھکی نگاہوں اور سپاٹ تاثر نے خاموش رہنے پر مجبور کردیا تھا۔ لبوں کو بھینچتا وہ خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گیا تھا۔

❁......❁......❁

"خاموشی گہرے پانیوں سی ہوتی ہے، جیسے سمندر کی تہہ میں اترے بنا یہ نہیں بتایا جاسکتا کہ وہاں کیا ہوگا، ایسے ہی کسی انسان کے دل میں اترے بغیر تم کیسے کسی کو جان سکتے ہو؟" آج چھٹی کا دن تھا وہ اپنے بہترین دوست کے پاس چلا آیا اور اب اسے حال دل سنا کر سکون سے اسے سن رہا تھا۔

"تم بھابی سے زیادہ سے زیادہ بات کرنے کی کوشش کیا کرو شاید ایسے وہ تم پر کچھ کھلنے لگیں۔" احسن نے اسے سمجھایا۔

"کوشش کیسے کروں؟ اس کے چہرے پر اتنی سنجیدگی ہوتی ہے کہ میں چاہ کر بھی اسے یہ تک نہیں بتا پاتا کہ وہ کس رنگ میں زیادہ اچھی لگتی ہے......وہ میری آنکھوں کو دیکھ کر حال دل سمجھتی ہی نہیں۔" محسن نے مسکین صورت بنا کر کہا۔ احسن نہ چاہتے ہوئے بھی اتنے سنجیدہ ماحول میں مسکرا دیا۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تو محسن اٹھ کھڑا ہوا۔

"گھر جارہا ہوں...... منزہ اکیلی ہے، مجھے گھر سے

ڈش مقابلہ

طلعت آغاز

بیف کے پسندے

اجزاء:

پسندے	آدھا کلو
پسا ہوا گرم مسالہ	دو تولے
بھنے ہوئے چنے	آدھا چھٹانک
خشخاش	ڈھائی تولے
گھی	آدھا پاؤ
پسی ہوئی لال مرچ	حسب ذائقہ
ہرا دھنیاں	ایک گڈی
نمک	حسب ذائقہ
دہی	ایک پاؤ
سوکھی کچری	ایک عدد

ترکیب:

پسندوں کو پانی سے دھو کر ایک طرف رکھ لیجئے۔ پھر گرم مسالہ، چنے، خشخاش، سوکھی کچری، نمک اور مرچوں کو یکجا پیس کر دہی میں ملانے کے بعد اس مرکب میں تھوڑا پانی ڈال کر سب چیزوں کو خوب اچھی طرح مکس کر لیں۔

یہ مرکب ہر پسندے پر لگائیں اور اسے دہی لگی حالت میں کافی دیر تک پڑا رہنے دیں۔ اگر فریج ہو تو اس میں رکھ دیں۔ اگر نہ ہو تو کسی ٹھنڈی جگہ میں کپڑے سے ڈھانک کر رکھا رہنے دیں۔

پھر گھی پتیلی میں ڈال کر اسے چولہے پر چڑھائیں اور خوب کڑکڑائیں۔ پھر دہی لگے پسندے اس میں ڈال کر ہلکی آنچ پر بیس پچیس منٹ پکائیں۔ دہی کا پانی پسندوں کو بہت جلد گلا دے گا۔ جب یہ خشک ہو جائے تو سمجھ لیجئے کہ پسندے گل گئے۔ (اگر وہ دہی کے پانی سے نہ گلیں تو تھوڑا سا پانی ڈال دیں) پھر پتیلی چولہے سے اتار کر اس میں ہرا دھنیا کتر کر چھڑک دیں۔

عمرانہ بھٹی...... پتوکی

زعفرانی نہاری

اجزاء:

گوشت	ایک کلو
گھی	ایک پاؤ
ہلدی	نصف چھٹانک
دھنیا	ایک چھٹانک
ادرک	ایک چھٹانک
لہسن	ایک چھٹانک
لونگ	تین ماشے
الائچی	تین ماشے
زیرہ سیاہ	تین ماشے
مرچ سیاہ	تین ماشے
زعفران	ایک ماشہ
دہی	ایک پاؤ
لیموں	چار عدد
نمک	حسب ضرورت
پیاز	ایک پاؤ
میدہ	تھوڑا سا
تیزپات	تین عدد

ترکیب:

سب سے پہلے ہلدی، دھنیا، پیاز، ادرک اور لہسن کو پیس لیں۔ پھر تیزپات اور سرخ مرچ کو علیحدہ پیسیں اور نصف گھی میں پیاز کو بگھار دیں اور پسا ہوا مسالہ اس میں ڈال دیں اور بھونیں۔

اب اس میں گوشت ڈال دیں اور جب گوشت کا پانی خشک ہو جائے تو لہسن اور دہی کے پانی کے چھینٹے دے کر اسے خوب بھون لیں۔ پھر اس میں کافی پانی ڈال کر ہلکی آنچ پر رات بھر پکنے دیں۔ صبح کے وقت تھوڑا سا میدہ پانی میں گھول کر اس میں ڈالیں اور پھر اچھی طرح پکائیں۔ آخر

ایمان فاطمہ

نظم

تجھ سے بچھڑ کر جاناں
ہر پل یوں لگتا ہے
سولی پر لٹکے انسان کو
زندگی کی خواہش ہو جیسے

بحیرا نیلم...... گجرات

غزل

سات سمندر پار اکیلی
میں ہوں کب سے یار اکیلی
ویسے تو افراد بہت ہیں
ہر اک کی دیوار اکیلی
دل کی ساری بات ہے سمجھو
میں ہوں بس بیمار اکیلی
کاندھے پر ہے بوجھ غموں کا
دنیا میں غم خوار اکیلی
تیرے پیار کی خاطر بھی تو
چڑھ جاؤں گی دار اکیلی
داتا نگری آجاؤں گی
میں اک دن سرکار اکیلی
رستوں پر تم پھول بچھانا
آؤں گی اس بار اکیلی
سچ پوچھو تو دل پر فری
سہہ لوں گی سب وار اکیلی

فریدہ جاوید فری...... لاہور

غزل

اک پاگل آوارہ شاعر
میں ہوں فقط تمہارا شاعر
میری نظر سے دیکھ لے تم کو
بن جائے جگ سارا شاعر
صبح کی خوشخبری دے گا
شب کا چمکتا تارا شاعر
یہ سچ ہے گر تم نہ ہوتے
پھرتا مارا مارا شاعر
غزل لکھ کر چھوڑ گیا ہے
ان دیکھا انجانا شاعر

راہ پتر ل نواز

وعدہ

میں تجھ کو بھلا دوں
یہ تمہاری ہی خواہش ہے نا
چلو میں تم کو بھول جاؤں گی
مگر تم ایسا کرو پہلے
جو وعدے تم نے کیے تھے
جو قسمیں میں نے کھائی تھیں
وہ لمحے
جو ہم دونوں نے ساتھ بتائے تھے
تم ان کو مٹا دو زیست سے
میں تم کو بھلا دوں گی
میرا ''وعدہ'' ہے تم سے

زنیرہ طاہر زونی...... بہاول نگر

غزل

قدم قدم پر تم الجھا نہ کرو
جیون کیا ہے یہ کبھی سوچا نہ کرو
لوگ ہنستے ہیں تو انہیں ہنسنے دو
ان لوگوں کے کہا پر تم جایا نہ کرو
الجھا دیتا ہے کبھی دل کا دھڑکنا
دل کی اس دھڑکن کو تم سنا نہ کرو
من ہی من میں رہے یہ خیال کرنا
تم ہمیں اپنا حال دل سنایا نہ کرو
سوچتی رہ نہ جائے سوچ سلمٰی
تم بھی سپنا دیکھا نہ کرو

سلمٰی ملک...... جہلم

غزل

ہم نہ آئیں گے تیری شادی پر
غم منائیں گے تیری شادی پر
اپنے دل کو بھی ہم اکیلے میں
اب رلائیں گے تیری شادی پر

دوست کا پیغام آئے

ہما احمد

شانزہ پرویز شانو کے نام

السلامُ علیکم کیا حال ہے بھئی؟ آپی شانو جی مانا کہ فرینڈ شپ میں آپی باجی کچھ نہیں ہوتا، لیکن پھر بھی آپ میری بڑی آپی ہیں۔ ہے نا؟ اور میں کہیں گم نہیں ہوں بس پیپروں کی وجہ سے غیر حاضر رہی تھی۔ اب تو حاضر ہوں آپ بس حکم فرمائیں۔ ویسے مجھے آپ کو دیکھنے کا بڑا شوق ہے۔ کیا آپ مجھ سے ملنا پسند کریں گی؟ آپ کی ایج کیا ہے؟ آپ کا لکھنے کا انداز مجھے بڑا پسند ہے۔ اکثر لڑکیاں فرینڈ شپ کر کے پھر یاد بھی نہیں کرتیں لیکن آپ کو ہمیشہ ایسے ہی رہنا ہوگا۔ باقی لوگ کدھر ہیں بھئی؟ عریشہ زاہد، کرن شہزادی، تابی کھرل، عنایہ شہزادی، ایم سحر، تبسم بشیر حسین، رابعہ احمد اور ایس این شہزادی کیسے ہو سب؟ میں آپ سب سے فرینڈ شپ کرنا چاہتی ہوں۔ آپی ماروی یاسمین آپ کو بھی بہت ساری دعائیں۔ شہرین سسٹر کیسی ہو آپ۔ ایمن غفور چوہان کدھر ہو بھئی؟ رابعہ احمد اینڈ حبیبہ احمد فرینڈز کدھر گم ہو آنچل میں انٹری دو بھئی، آپی سحر تبسم سحری آپ ٹھیک تو ہیں؟ آپی افشاں سراج، فائزہ بھٹی، فائزہ شاہ کیسے ہو بھئی؟ آپی مدیحہ نورین مہک کبھی ہمیں بھی یاد کرلیا کرو جی۔ او کے جی پھر ملیں گے زندگی رہی تو اپنا خیال رکھیے گا اللہ حافظ۔

ڈاکٹر دار العبیر......قصور

سوہنا ماہی کے نام

السلام علیکم! کیسی ہو؟ ماہی دس اگست کو برتھ ڈے ہے سوہنی منی ہپی برتھ ڈے۔ ماہی بہت دن ہوگئے ہیں۔ تیری صورت دیکھے ہوئے پلیز ایک بار آؤ ناں۔ تم سے ملنا ہے ضروری بات کرنی ہے۔ لگتا ہے ناراض ہو؟ ماہی تیرے بغیر کیسے دن گزرتے ہیں شاید تمہیں نہیں معلوم۔ ہر پل تیری یاد میں گزرتا ہے۔ تم تو گھر بیٹھی ہو اپنوں کے پاس لیکن میرے پاس تیرے علاوہ کچھ بھی نہیں

جو تم ہو تو یہ زندگی ہے
ہپی برتھ ڈے میری جان

ایس مزمل ماہی کھرل......فیصل آباد

دل میں خوشیاں بھرنے والوں کے نام

اسلام علیکم میری پیاری دلاری بہنوں کیا حال ہے؟ امید ہے کہ چپلی کباب، بھنا قیمہ اور پائے کھانے کی تیاریوں میں زور وشور سے مصروف ہوں گی۔ میری طرف سے تمام بہنوں، رائٹرز اور آنچل کے تمام اسٹاف کو بکرا عید ، گائے عید بہت مبارک ہو۔ پروین افضل شاہین آپ کا کیا حال ہے میں آپ کے لیے دعا کرتی ہوں اور امید کرتی ہوں میری دعا ضرور قبول ہوگی۔ آپ کی گود اللہ تعالیٰ جلد بھرے گا، کوثر خالد بیٹی کی شادی کی بہت مبارک ہو، آج کل کیا مصروفیات ہیں آپ کی ساس کا کیا حال ہے اللہ تعالیٰ انہیں صحت اور آپ کو ہمت دے (آمین) نجم انجم اعوان بیسٹ مدر کے ایوارڈ کے لیے مبارک ہو۔ عریشہ زائد عرشی آپ کو بھی بہت سلام اور عید مبارک، کرن شہزادی میں ٹھیک ہوں۔ آپ کیسی ہو، جانو انیلا طالب، ''چھولو آسمان'' کی اشاعت پر ویل ڈن۔ ماریہ پیاری آپ کا کیا حال ہے۔ ایم سحر وعلیکم لسلام اور محبتوں بھرا عید مبارک، ماروی یاسمین آپ کو بھی پرخلوص دعاؤں کا تحفہ بھیج رہی ہوں۔ تبسم بشیر حسن آپ کا نام مجھے بہت پسند ہے۔ شانزہ پرویز شانو یار تم نے تو چنے کے جھاڑ پر چڑھا دیا۔ ویسے کرن (بیٹی) کی شادی پر لوگوں نے میری امی کو کرن کی امی سمجھ لیا تھا۔ مطلب کرن کے سسرال والوں نے آپ کے پیغام نے دل کو گارڈن گارڈن کردیا۔ ویسے اب میرا بھی دل کر رہا ہے کہ خواب میں آپ کا دیدار ہی کرلوں، پھر کب آ رہی ہیں میرے خواب میں۔ ''مسز نگہت غفار آپ کافی عرصے سے غائب ہیں۔ خیریت ہے دلکش مریم، رمشا ملک، افشاں سراج، صائمہ مشتاق، ارم فروا، اقرا جٹ، شگفتہ خان، کرن شہزادی، ماہ رخ چودھری، سحرش، رابعہ اور تحریم عائشہ شکیل، گلناز ابراہیم، سباس گل، انعم زہرا، مدیحہ کنول، فریدہ فری، لیلیٰ رب نواز، نورین مسکان، تمنا بلوچ، جازبہ عباسی، سمیرا سوالی، ارم آصف آپ سب کیسی ہو عید کی بہت بہت مبارکیں، ملالہ اسلم، ذکا زرگر، فوزیہ سلطانہ ماہ رخ سیال، فائزہ بھٹی، عائشہ رحمان، طیبہ خاون، موں قریشی، شازیہ ہاشم میوانی، سمیہ رانی آپ سب کو محبتوں بھرا اسلام، وقاص عمر بھائی آپ کیسے ہو۔ بہنوں کی محفل میں آپ اکیلے بھائی ہیں کیسا لگتا ہے؟ جو نام رہ گئے ہیں ان کو بھی میری طرف سے عید قربان کی بہت مبارک، خوب گوشت کھائیں، لیکن لیموں اور سلاد کا استعمال ساتھ میں ضرور کریں۔ اپنے آس پاس والوں کو خصوصاً یاد رکھیں۔ اسپیشلی وہ لوگ جو گوشت کھانے کے لیے عید قربان کا انتظار کرتے ہیں انہیں بہت عزت اور احترام سے گوشت بھیجیں۔ اگر ہم اپنے آس پاس والوں کے لیے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں گے تو یقین جانئے آپ کی زندگی میں کوئی پریشانی نہیں رہے گی اور خوشیاں آپ کے ارد گرد ایسے رقصاں ہوں گی جیسے آسمان پر ستارے جگمگاتے ہیں۔

ارم کمال......فیصل آباد

پیاری عائشہ شکیل کے نام

پیاری عائشہ آپ کے نام کوئی پیغام نہیں لکھتا تو سوچا میں لکھ کر ثواب کما لیتی ہوں...... حال چال نہیں پوچھوں گی کیونکہ

شہلا عامر

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ ہم نئے دفتر میں آ گئے اور آپ سب کے خطوط بھی نئے پتے پر جس تیزی اور جلدی سے ملے وہ آپ سب کی محبت کا ثبوت ہے۔ آپ کے خطوط سے ہمیں خوشی بھی ہوتی ہے اور محفل بھی خوب سجتی ہے۔ اب بڑھتے ہیں تبصروں کی طرف۔

کوثر خالد...... **جڑانوالہ** پیاری شہلا عامر اور اہل آنچل...... السلام علیکم۔ آج چوبیس کی رات بارہ بجے یعنی پچیس ہو گئی۔ آنچل سارے کا سارا پڑھ کر اچھی باتوں کو سر پر اوڑھ لیا ہے۔ "سرورق" دائیں جانب سرخ آنچل والی میری بنائی کپڑے کی گڑیا سے مشابہ ہے اور بائیں طرف والی ایک شادی میں دیکھی لڑکی جیسی ہے اور ہاں پچھلی بار سرورق پر متضاد تبصرہ پڑھنے کو ملے۔ پچھلے حجاب پر جولڑکی تھی اسے دیکھ کر میری ساس بے اختیار بولی تھیں۔ "یہ تو اپنی شمع ہے ناں کوثر...... اور جناب یاسر شمع نے دادی کو ڈبل چیئر لے کر دی ہے اور یاسر انہیں بٹھا کر گلی میں ہمارے رشتے داروں کے دروازے تک سیر کروا کے لایا۔ دوبارہ میں بھی لے کر گئی۔ خدا سے دعا گو ہوں۔ اللہ ساری بچیوں کو ایسے شوہر عطا کرے اور ساسوں کو ایسے دلاد۔ ارے ہاں یاد آیا اپنی صائمہ اکرم (شہزادوالی) یاسر حمید کو جانتی ہے۔ یہ ٹی وی کے کسی پروگرام کا ڈائریکٹر ہے۔ "سرگوشیاں" میرے اخراجات باقی برائے نام ہیں۔ صرف رسالوں پر ہی خرچ کرتی ہوں۔ بیٹے کے بعد چالیس پچاس ہزار کی کمی ہوئی مگر الحمدللہ رضا کے پینتیس ہزار میں بھی برکت ہے۔ بے روزگاروں کی مدد بھی کرتا ہے۔ وقاص عمر تمہارا بھتیجا چلا گیا۔ دکھ ہوا شکریہ۔ "در جواب آں" سعیدہ نثار...... دل کی بہار۔ سوگواری قیصر آرا کو بھی سلام عرض ہے اور مجھ سمیت ناکام لوگوں کے لیے کامیابی کی دعا حاضر ہے۔ "ربنا اتنا" یا اللہ ہمیں بھی ہدایت یافتہ بنا دے۔ آمین۔ "ہمارا آنچل" ارے نہیں یہ تو تمہارا آنچل ہے طاہرہ۔ "تیری زلف کے سر ہونے تک" "میرے لبوں کے تر ہونے تک...... "ورکنگ لیڈی" ہمیں بھی نہیں پسند۔ ہاں اگر گھر میں دو لیڈیز ہوں تو ایک جاب کر لے۔ ورنہ نہیں۔ "آدم زاد" سودہ کا جادو بھرا اور مجبوریوں کی داستان حسرت...... ماریت اور حمورانی کی محبت کا انداز اپنا ہی لگا...... "اکائی" تک رسائی بہت ضروری ہے۔ "میں بے چاری" نہیں ہم بے چاریاں، شبینہ لگی رہو۔ اسی طرح گل کھلانے اور ہمیں ہنسانے (شبینہ بہو کی بہن بھی ہے) "حسمتے دی ماری میں جھلی" رہ گئی کلی رہ گئی کلی...... "دہرے پیمانے" سوفیصد سچ شعر بھی زبردست ہے۔ "کیسے چارہ گر ہو تم"

رشتے بنتے ہیں آسمانوں پر نبھانا سیکھے
خدا کے فیصلے پر اپنا سر جھکانا سیکھیے

"بیاض دل" ریاض دل سب کمال...... ڈش مقابلہ واہ بھئی آسان ڈشیں...... نجمہ زرتم انجمی (محسن) کو پراٹھے نہ کھلاؤ۔ ابھی تو پچیس دن کا ہے۔ جناب...... تبسم! میری شمع بہت اچھے رول بناتی ہے اور فرنی، شیر خرمے تو میں سب کھا گئی ہوں خیالوں میں۔ "نیرنگ خیال" راشد ترین زبردست شاعر ہے۔ ثنا قریشی اور منزہ بھی پسند آئیں۔ باقی بھی اچھی رہی۔ شاعری میں ہم کسی کو فیل نہیں کرتے چاہے وہ ٹوٹی پھوٹی کیوں نہ ہو۔ صرف انوکھے خیال متاثر کر جاتے ہیں۔ "دوست کا پیغام آئے" جنت کا جام آئے۔ سب ہی دوستوں کو سلام پہنچے۔ خوشی سرانوالی ہم تم سے پھر نعت سننا چاہتے ہیں۔ "یادگار لمحے" شاد باد لمحے۔ "آئینہ" قسمت میں آئینہ ہے کہ نہیں

آئینہ آئینے ہے کہ نہیں
آئندہ آئینے میں دیکھ لیں گے

"اے اہل آئینہ...... سلامت رہو تا قیامت رہو۔ شازیہ ہاشم کدھر غائب ہو؟" "ہم سے پوچھیے" کیا پوچھیں۔ پڑھ تو لیتے ہیں نجم انجم، مدیحہ نورین...... مگر پھر بھول جاتے ہیں۔ "آپ کی صحت" قرآن پکڑتے ہی نیند آ جاتی ہے۔ علاج بتائیں۔

☆ پیاری کوثر! اس کا علاج تو ہم بھی ڈھونڈ رہے ہیں آپ کو مل جائے تو بتایئے گا۔

تمنا بلوچ عرف شمیم کامران...... **نامعلوم** السلام علیکم شہلا آنی کیسی ہیں، امید ہے اچھی ہوں گی مزے سے ہوں گی۔ ہمارا تو گرمی سے برا حال ہے اور کچھ خراب طبیعت کا اشراف...... کیا بتائیں آپ کو...... اس بار میں سوچ رہی تھی کہ آج کل میں حریم کے پاپا کو آنچل کا کہوں گی کہ لے آئیں پر شام کو جب کام سے واپس آئے تو ان کے ہاتھ میں آنچل تھا اللہ میں تو خوشی سے جھوم اٹھی۔ اللہ پاک انہیں سلامت رکھے آمین ثم آمین۔ اب آتے ہیں تبصرے کی طرف "تیری زلف کے سر ہونے تک" اقرا صغیر جی لگتا ہے کہانی اینڈ کی طرف رواں دواں ہے واہ مزہ آ گیا اس بار تو سودہ اور زید کی نوک جھوک اچھی لگی عمرانہ کو بھی لگتا ہے اب عقل آ رہی ہے ان شاء اللہ باقی سب اچھا ہی ہوگا (بیسٹ آف لک) "اکائی" نمشنا کوثر جی اس بناوٹی میں ریحان میاں کی پھانسی کی سزا کینسل کی جاتی ہاہاہا...... اور جنت کا تو واقعی گلا دبا دیں ارے واہ آج تو کرشمہ ہو گیا

ہم سے پوچھیے

شمائلہ کاشف

شائستہ جٹ...... چیچہ وطنی

س: عیدالاضحیٰ کی ڈھیروں خوشیاں اور بکرے کا دل، گردہ، سری، سب آپ کے نام......

ج: چلو اب سری اور پائے جلدی سے پکاؤ اور دل اور گردہ فریج میں رکھدو شاباش۔

س: یہ عید کے دن تیار ہوکر مانو میرے پاس کیوں نہیں آتی؟

ج: ڈرتی ہے کہ بکرا قربان کرنے کے بعد کہیں تم اسے بھی قربان نہ کردو۔

س:

کبھی ہمارے دل کو سمجھ نہ پائے تم
وہ دل جو تم کو دے آئے تھے ہم

ج: بکرے کے دل کو اپنا کہہ رہی ہو، یہ ظلم نہیں تو اور کیا ہے۔

ارم کمال...... فیصل آباد

س: پیار کا گیت نگاہوں سے کیسے گنگنایا جاتا ہے جلدی سے بتادیں؟

ج: شادی سے پہلے پوچھتیں اب کیا فائدہ۔

س: کیا آپ کو معلوم ہے کراٹے اور خراٹے میں کیا فرق ہوتا ہے؟

ج: کراٹے سے انسان خود زخمی ہوتا ہے اور خراٹے سے دوسروں کی سماعت زخمی کرتا ہے۔

س: شمائلہ جی! میرے وہ آئینہ دیکھتے ہوئے آنکھیں بند کیوں کر لیتے ہیں؟

ج: کہیں ڈر نہ جائیں اس لیے۔

س: تو تو اور میں میں کے بعد کیا ہوتا ہے؟

ج: اس کے بعد برتن بجتے ہیں اور محلے والے سنتے ہیں۔

س: ارے جلدی بتاؤ محبت کے پودے کو کون سا پانی دوں کہ ہرا بھرا اور سرسبز رہے؟

ج: صرف پانی نہیں اسے کھاد کی بھی ضرورت ہوتی ہے۔ بےوقوف نانی۔

پروین افضل شاہین...... بہاولنگر

س: گرمی کی شدت میں باورچی خانے میں جانے کو دل نہیں کرتا مگر میرے میاں جانی پرنس افضل شاہین کہتے ہیں سموسے، پکوڑے کھانے ہیں تو صرف تمہارے ہاتھ کے، کیا کروں؟

ج: شاپنگ کی فرمائش کردیں۔ خود ہی بازار سے سموسے، پکوڑے تو کیا جلیبی بھی لے کر آئیں گے۔

س: میرے میاں جانی مجھے دیکھ کر عجیب انداز میں کیوں مسکراتے ہیں؟

ج: تا کہ آپ اپنا میک اپ درست کرسکیں۔

س: میرے میاں مجھے اپنی تنخواہ پوری کیوں نہیں بتاتے؟

ج: پھر دوسری کو کیا دیں گے۔

عائشہ پرویز...... کراچی

س: آپی جانی آنچل کی عید پر کون سا کیک آرڈر کررہی ہیں؟ مجھے بلیک فورسٹ بہت پسند ہے۔

ج: تو لے کر آنا تھا ناں کنجوس۔

س: میرے میاں بہکی بہکی باتیں کرنے لگے ہیں، میں انہیں کہتی ہوں سالگرہ آئی ہے تو وہ کہتے ہیں کس کے ساتھ...... اب میں کیا کروں؟

ج: آئندہ ایسی باتیں چمٹا یا بیلن ہاتھ میں پکڑ کر کرنا۔

س: شادی سے پہلے میرے میاں میرے لیے آسمان سے تارے توڑلانے کو تیار رہتے تھے، مگر اب وہ میرے لیے درخت سے چیکو تک نہیں توڑتے؟

ج: تمہاری خواہش بھی تو چھوٹی ہوگئی ہے موٹی۔

س: آپی دل کی حالت الٹ پلٹ کب ہوتی ہے؟

ج: آہم...... آہم...... کیا چکر ہے؟

س: آپ اب اچھی سی دعا دیں کہ میرے میاں میرے قبضے میں آجائیں؟

ج: اللہ تمہارے دل میں ساس کی محبت پیدا کرے۔ سب کہو آمین۔

نجم انجم اعوان...... کراچی

س: میرے ملک صاحب خوب صورت لیڈی ڈاکٹر سے شادی کررہے ہیں۔ اب کیا کروں؟ ویسے کی بات مت کرنا کیونکہ میں پہلے سے تیاری کرچکی ہوں ویسے کی؟

ج: سچ...... مجھے بلاؤ گی کیا۔

س: جو چیز ہمارے پاس نہیں اسی کی کمی کیوں محسوس ہوتی ہے؟

ج: ارے سب تو سوتن بھی آرہی ہے اب کون سی کمی رہ گئی۔

آپ کی صحت

ہومیو ڈاکٹر شائستہ سرفراز

بنت اصغر گوجرہ سے لکھتی ہیں کہ میری عمر 23 سال ہے اور میرا پیٹ اور کولہے بہت بڑے ہیں پیٹ تو اب لٹکنا شروع ہوگیا ہے میں بہت پریشان ہوں، ہر طرح کا پرہیز کرلیا ہے لیکن کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ عنقریب میری شادی ہونے والی ہے برائے مہربانی کوئی ایسی دوا تجویز کریں جس کا کوئی نقصان نہ ہو۔ دوسرا مسئلہ میری آنکھوں کا ہے میری پلکیں بہت چھوٹی ہیں اور جو ہیں وہ بھی جڑی رہتی ہیں اور پلکوں کی جڑوں میں خشکی اور گندگی رہتی ہے۔ کوئی ایسی دوا بتادیں کہ میرے مسائل حل ہوجائیں میں بہت پریشان ہوں اللہ آپ کو جزا دے۔

محترمہ آپ اپنے پہلے مسئلے کے لیے PHYTOLACA Q کے 10 قطرے ہر پندرہ دن بعد لیں اور دوسرے مسئلے کے لیے BRYUNIA 30 کے پانچ قطرے دن میں تین ٹائم لیں اور کلینک سے HAIR GROWER منگوالیں۔ ساتھ استعمال کے لیے۔

عمران شفیع کھوڑہ سے لکھتے ہیں کہ انہیں شدید پٹھوں کی کمزوری ہے نیز معدہ کی دوا بھی تجویز فرمائیں۔

محترم آپ پٹھوں کی کمزوری کے لیے FERUM MET 30 دن میں تین ٹائم لیں اور معدے کے لیے NUX VOTNICA 30 پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں دن میں تین ٹائم لیں۔

ن ل لکھتی ہیں کہ میرا مسئلہ شائع کیے بغیر دوا تجویز کردیں آپ کی مہربانی ہوگی۔

محترمہ آپ CHIMAPHILLIA 30 دن میں تین ٹائم لیں دوا کلینک سے بھی مل جائے گی۔

سائرہ نسیم ٹنڈو الہیار سے لکھتی ہیں کہ میں جب کوئی کتاب وغیرہ پڑھتی ہوں تو زیادہ دیر تک پڑھا نہیں جاتا، آنکھوں پر بھاری پن محسوس ہوتا ہے۔

محترمہ آپ RUTA 30 کے پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں ڈال کر دن میں تین وقت روزانہ پئیں، ان شاء اللہ افاقہ ہوگا۔

محمد علی سکھر سے لکھتے ہیں کہ میری عمر 25 سال ہے۔ سر کے بال گرنا شروع ہوگئے ہیں اور میں گنجا ہو رہا ہوں مجھے اس کے لیے کوئی مفید علاج بتائیں کہ سر کے بال قائم رہیں۔

محترم آپ پریشان نہ ہوں کلینک سے APHRODITE HAIR GROWER منگوالیں اس کے باقاعدہ استعمال سے نہ صرف بال گرنا بند ہوجائیں گے بلکہ افزائش میں بھی بہتری ہوگی۔

سمیرا احمد فیصل آباد سے لکھتی ہیں کہ میرے بیٹے کی عمر 14 سال ہے لیکن اس کا قد بہت چھوٹا ہے اور وہ 10 سال کا بچہ لگتا ہے۔ برائے مہربانی کوئی ایسی دوا تجویز فرمائیں کہ اس کی صحت اور قد بہتر ہوجائے۔

محترمہ آپ اپنے بیٹے کو CALC PHOS 6 X کی 2 گولی دن میں تین بار کھلائیں اور BARIUM CARB 200 کے پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں ہفتے میں ایک بار پلائیں۔

عثمان احمد بہاولپور سے لکھتے ہیں کہ پڑھائی کی وجہ سے گھر سے دور ہیں جس کی وجہ سے اکثر ہوٹل کا کھانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے بدہضمی، سینے میں جلن اور گیس کی شکایت رہتی ہے کوئی دوا تجویز فرمائیں۔

محترم آپ CARBOVEG 6 کے پانچ قطرے آدھا کپ پانی میں دن میں تین بار پئیں اور ہوٹل کے کھانوں سے پرہیز کی کوشش کریں۔